سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

پنجشنبہ، مورخہ ۱۶، جون ۱۹۷۷ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت کلام پاک وترجمہ۔	1
۲	میزانیہ برائے سال ۱۹۷۷-۷۸ء کا پیش کیا جانا۔	۲
۳	ضمنی میزانیہ برائے سال ۱۹۷۶-۷۷ء کا پیش کیا جانا۔	۱۶

جلد دوم ——— شمارہ سوم

فہرست ارکان جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ مسٹر عبدالکریم بزنجو۔
۲۔ مسٹر احمد خان۔
۳۔ نواب زادہ عبدالحمید خان
۴۔ سید اسلم شاہ۔
۵۔ میر بہادر خان بنگلزئی (وزیر)
۶۔ میر بہادل خان سانگزئی۔
۷۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی۔
۸۔ سردار دوداخان زہری۔
۹۔ مس فضیلہ عالیانی (وزیر)
۱۰ میر فتح علی عمرانی۔
۱۱ مسٹر گل حسن کاسی۔
۱۲ مسٹر حسین بخش خان بنگلزئی۔
۱۳ مسٹر حبیب جان ملک۔
۱۴ مسٹر امداد علی۔
۱۵ سردار خیر محمد خان ترین
۱۶ مسٹر لال گل خان شیرانی
۱۷ سردار محمد انور جان کھیتران
۱۸ ڈاکٹر میر حاجی ترین
۱۹ سردار محمد خان باروزئی (وزیر اعلیٰ)
۲۰ مسٹر محمد رحیم خان کاکڑ (ڈپٹی اسپیکر)
۲۱ مسٹر محمد صالح بھوتانی
۲۲ مسٹر محمد سرور خان کاکڑ

ب

۲۳۔ حاجی محمد رحیم خان کاکڑ

۲۴۔ حاجی نیک محمد مینگل

۲۵۔ میر نصرت اللہ خان بجرانی

۲۶۔ ڈاکٹر نصیر الدین خان جوگیزئی (وزیر)

۲۷۔ میر نبی بخش خان کھوسہ

۲۸۔ میر قادر بخش خان بلوچ (وزیر)

۲۹۔ مسٹر صابر علی بلوچ

۳۰۔ مولوی صالح محمد (وزیر)

۳۱۔ نواب زادہ شبیر علی خان نوشیروانی

۳۲۔ حاجی میر شاہ نواز خان شاہلیانی

۳۳۔ مسٹر طالب حسین

۳۴۔ مسٹر مختار دمل

۳۵۔ میر ظفر اللہ خان جمالی (وزیر)

دوسری بلوچستان صوبائی اسمبلی کا دوسرا اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز پنجشنبہ مورخہ ۱۶ رجون ۱۹۷۷ء بوقت دس بجے صبح

زیر صدارت الحاج جام میر غلام قادر خان، اسپیکر منعقد ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از قاری سید افتخار احمد کاظمی:-

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،
نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَہُمْ مَّعِیْشَتَہُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ رَفَعْنَا بَعْضَہُمْ
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ ۝ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُہُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا وَرَحْمَتُ رَبِّکَ خَیْرٌ
مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ
یَّکْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِہِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیْہَا یَظْہَرُوْنَ ۝
وَلِبُیُوْتِہِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیْہَا یَتَّکِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا وَاِنْ کُلُّ
ذٰلِکَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ عِنْدَ رَبِّکَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝

(پ ۲۵ رکوع ۹)

ترجمہ:-

ہم نے ان کے درمیان ان کی دنیا کی زندگی میں ان کی روزی تقسیم کردی ہے ۝ اور ایک دوسرے پر درجے بلند کئے ہیں تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے ۝ اور آپ کے رب کی رحمت بدرجہا اس سے بہتر ہے جس کو یہ لوگ اکٹھا کرتے ہیں اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام آدمی ایک ہی طریقے کے ہو جا ئیں گے تو جو لوگ خدا کے ساتھ کفر کرتے ہیں ان کے لئے گھروں کی چھتیں سونے چاندی کی کر تے اور زینے بھی جن پر سے چڑھا اترا کرتے ہیں اور ان کے گھروں کے دروازے بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں اور یہ سب کچھ بھی نہیں صرف دنیوی زندگی کی چند روزہ کامیابی ہے اور آخرت آپ کے پروردگار کے پاس خدا ترسوں کے لئے ہے۔

(وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ)

مسٹر اسپیکر ۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ مائیک سسٹم میں کچھ فنی خرابی ہے اسلئے ایوان کی کارروائی آدھے گھنٹے کیلئے ملتوی کیجاتی ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ (سردار محمد عبدالقیوم خان) جناب والا ! میری گذارش ہے کہ مائیک سسٹم ٹھیک ہے اور اسے ٹیسٹ کیا گیا ہے ۔ مزید براں ابھی پانچ دس منٹ میں بجٹ تقریر کو ریڈیو کے ذریعے نشر بھی ہونا ہے۔ اسلئے میری گذارش ہے کہ اس التوا پر نظر ثانی فرمائیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اس میں شک نہیں کہ مائیک سسٹم ٹھیک ہوگیا ہوگا لیکن مجھے بتایا گیا تھا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ ابھی تک تیار نہیں ہے انکی طرف سے کچھ وقفہ مانگا گیا ہے ۔ تاہم اگر آپ تیار ہیں تو اپنی تقریر شروع کر سکتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ وہ بالکل تیار ہیں معزز ممبران کو بجٹ تقریر کی کاپیاں فراہم کردی گئی ہیں ۔ میرے خیال میں مزید کسی وقفہ کی ضرورت نہیں ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ بہتر ہے ۔ اب قائد ایوان اپنی بجٹ تقریر پیش کریں گے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب اسپیکر ۔ آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے اگر میں یہ عرض کروں کہ ہر تحریر اور تقریر کیلئے ایک تمہید لازمی ہوتی ہے لیکن سوئے اتفاق ہے کہ میری اس تقریر میں کوئی تمہید نہیں ہے اس لئے میں اپنی تقریر کے سلسلے میں تمہید کے طور پر ایک شعر پڑھنے کی اجازت چاہوں گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری بجٹ تقریر جس میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی تخمینہ جات کا جو ذکر موجود ہے اس شعر سے انکی تشریح ہو جائیگی ۔ لہذا آپ کی اجازت سے میں شعر پیش کرتا ہوں ۔

ہوائیں تو کچھ اور الجھا رہی ہیں ؎ کوئی کاکلِ دہر کیونکر سنوارے

جناب عالی ! میری حکومت کو اس صوبے کا نظم و نسق سنبھالے فقط چھ ماہ کا عرصہ گزرا ہے ۔ اس مختصر سے عرصے میں ہم معجزات دکھانے کا دعویٰ نہیں کرتے لیکن حقیقت میں ہم نے انتظامیہ کو بہتر بنانے

کے لئے ترقیاتی رقموں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی ازحد کوشش کی ہے تاکہ عوام کی ضروریات پوری ہوسکیں ۔

بجٹ پیش کئے جانے کا وقت میرے لئے گزشتہ مالی سال کی کارکردگیوں کا جائزہ پیش کرنے کا بہترین موقع ہے ۔ مالی سال کے پہلے حصے میں صوبائی حکومت کے فرائض صدر پاکستان کی جانب سے جناب میر احمد یار خان گورنر صاحب نے سرانجام دیئے تھے ۔ میں اس صورت حال کی طرف سے جانے والے حالات کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا تاہم میں یہ ضرور کہوں گا کہ گورنر صاحب نے اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریق سے نبھایا ہے ۔ انہوں نے اپنے تجربے اور پختگی کی بناء پر اختیارات کے صوبائی اسمبلی کے بحال ہونے تک صوبے پر مثالی انداز میں حکومت کی ۔ میری حکومت نے صوبے کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہی اوّلین فوقیت کے طور پر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیاتی کو ہدایت کی کہ وہ مالی نظم وضبط کے احساس کو اجاگر کرنے کے لئے اقدامات کرے اور یہ کہ ترقیاتی اسکیمیں بڑی خوبی سے تشکیل دی جائیں اور ان کے شروع کرنے سے پہلے با اختیار فورم سے منظور کروائی جائیں ۔ ان ہدایات کا مقصد رقموں کو ضائع ہونے سے بچانا اور اسکیم کی مناسب منصوبہ بندی کا یقین دلانا تھا ۔ اس میں شک نہیں کہ سخت نگرانی میں تاخیر کا امکان ہوتا ہے ۔ میری حکومت یہ خطرہ مول لینے کو تیار ہے لیکن ترقیاتی اسکیموں کی مناسب پڑتال اور عمدہ معیار کی پالیسی سے دست بردار نہیں ہوگی ضروری احتیاط روپیہ ضائع کرنے سے بہتر ہے ۔ سال رواں میں ہم نے مالی نظم وضبط پر سختی سے عمل کیا ہے اور اخراجات دستیاب وسائل کے اندر ہی کئے گئے ہیں ۔ میں حکومت کی ترقیاتی کوششوں کے بارے میں مزید بعد میں کہوں گا ۔

حکومت کی انتظامی مشینری صوبے کی تعمیر کے اہم کام کے لئے اور عوام کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ساز و سامان اور ہنرمند افراد سے پوری طرح لیس ہے ۔ ہم ابھی تک کارکردگی کی اس منزل تک نہیں پہنچے ہیں جو ہم چاہتے ہیں تاہم اس کی ابتداء صحیح سمت میں ہو چکی ہے ۔

سال رواں کے لئے ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ میں رقم کی تخصیص بلوچستان کی تاریخ میں سب سے بڑی ہے فی کس اخراجات کے حساب سے اس صوبے کو پاکستان کے دیگر صوبوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ رقم ملی ہے ۔ یہ بات وفاقی حکومت کی اس صوبے کی ترقی میں گہری دلچسپی کی نشاندہی کرتی ہے ۔ سال رواں ۷۷-۱۹۷۶ء میں صوبہ بلوچستان کو ۲۶ء۳۵ کروڑ روپے کی رقم اس کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے ملی دوسری طرف ۵۷ء۵۹ کروڑ روپے غیر ترقیاتی ریونیو اخراجات کے لئے استعمال کئے گئے ۔

جناب والا!

میں رواں مالی سال کی سرگرمیوں کا مختصر جائزہ پیش کرونگا۔

غیر ترقیاتی بجٹ کی سرمایہ کاری وفاقی حکومت سے ملنے والے ٹیکسوں کی تفویض (TAX ASSIGNMENT) اور عطیات (GRANTS) صوبائی ٹیکسوں اور غیر محصولاتی آمدن سے لی گئی تھی۔

مالی سال ۱۹۷۶-۷۷ء کے دوران تمام وسائل سے جملہ آمدن ۷۹٫۴۴ کروڑ روپے ہوئی۔ اس مقابلے میں ریونیو حساب میں اخراجات کی رقم ۸۷٫۵۹ کروڑ روپے ہوئی ہے اور اس طرح ۷٫۴۴ کروڑ روپے کا خسارہ ہوا اور ہم اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے عطیات دینے پر وفاقی حکومت کے شکر گزار ہیں۔ حکومت سول انتظامیہ کو جسقدر ممکن ہو عوام کو قریب لانے کی انتہائی خواہشمند ہے تاکہ ان کے مسائل ان کی دہلیز پر ہی حل کر دیئے جائیں اور انتظامی فیصلے بروقت کر دیئے جائیں۔ اس مقصد کے پیش نظر ہم نے ایک اور ڈویژن مکران قائم کر دیا ہے جس میں گوادر اور پنجگور کے دو نئے تشکیل شدہ اضلاع بھی شامل ہیں۔

عوام سے قریبی رابطے رکھنے کے لئے امسال ۸ جیپ گاڑیاں ضلعی آفیسران کے لئے خریدی گئی ہیں۔ ہم انتظامی مشینری کے عوام سے قریب تر رابطہ کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔

ہمیں احساس ہے کہ حکومت کے ملازمین کو حکومت کی تمام پالیسیوں کو بروئے کار لانا ہوتا ہے۔ اس لئے کارکردگی بڑھانے کیلئے ضروری ہے کہ ان میں ان کی مدت و شرائط ملازمت سے متعلق غیر محفوظ ہونے کا احساس ختم کرایا جائے فیصلہ کیا گیا کہ پبلک سروس کی بنیادی شرائط و میعاد سے متعلق قانونی تحفظات مہیا کی جائیں۔ مزید حکومت کے ملازمین کی مالی حالت سدھارنے کے لئے ان کی تنخواہوں کے اسکیلوں پر نظر ثانی کی ہے اور انہیں اونچی شرح کے الاؤنس اور نئے الائنس دیئے ہیں۔ اس ضمن میں صوبائی حکومت کے ملازمین کے نظر ثانی شدہ اسکیلوں پر لگ بھگ ۵ کروڑ روپے زائد خرچ ہوں گے۔ پنشنروں کے لئے بھی ہم نے ایک فیاضانہ پنشن اسکیم بنائی ہے۔ مستحق افسروں کو ترقیاں دی گئی ہیں اور ان کی ملازمت کے مفادات کو سوچ سمجھ کر بہتر بنایا گیا ہے۔ ہم نے صوبے کے اندر اور قومی معیشت کے تمام شعبوں، خودمختار اداروں اور دیگر سروس گروپوں میں تعلیم یافتہ لوگوں اور نوجوانوں کے لئے راہیں بلا امتیاز کھول دی ہیں۔

مجھے کامل یقین ہے کہ تمام سرکاری ملازمین عوام کی بھلائی کے لئے بالعموم اپنی بے لوث پبلک خدمات کے ذریعے اس کا جواب پیش کریں گے۔

سال رواں میں بلوچستان کے لئے ایک علٰحدہ ہائی کورٹ کے قیام کا اہم فیصلہ کیا گیا۔ یہ لوگوں کا ایک دیرینہ مطالبہ تھا کہ ان کے صوبے میں ایک ایسا عظیم ادارہ قائم ہو۔ تعمیراتی ساز و سامان کے خرچ کے علاوہ ۷۴ء۱۷ لاکھ روپے کی ایک رقم ہائیکورٹ کے عملہ کی تنخواہوں، الاؤنسوں اور اتفاقیہ مصارف (CONTINGENCIES) پر خرچ کی گئی۔

یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ سال رواں کے ابتدائی حصے میں سیلابوں نے ہمارے قلیل وسائل کو بُری طرح متاثر کیا۔ ہم نے بڑی تیزی سے سیلاب زدگان کو امداد بہم پہنچائی۔ وفاقی حکومت نے بھی ۳۵ لاکھ روپے کی رقم کثیر ادرادی کاموں کے لئے دی۔

سال رواں میں خوراک کی امدادی قیمت (FOOD SUBSIDY) کا بجٹ پر مختلف انداز میں اثر پڑا ہے۔ یہ ضروری سمجھا گیا کہ اصلی منصوبے سے زیادہ تعداد میں ذخیرہ مراکز قائم کئے جائیں۔ مزید برآں گندم اور چینی کے نقل و حمل کے لئے کرایہ وغیرہ کی شرحوں میں اضافے کی منظوری دی گئی۔ وفاقی حکومت نے صوبے کے دیہی علاقوں کے لئے چینی کا فی کس کوٹہ بھی بڑھا دیا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب میں اچھی فصل ہونے کے سبب وہاں سے بھاری مقداروں میں گندم کی رسد ہوئی۔ پنجاب اور وفاقی حکومت سے بیک وقت تحصیل کی وجہ سے حکومت کو گندم ڈھانپنے کے لئے ترپالوں، ذخیرہ کے لئے پلینٹ فارموں کی تعمیر اور نقل و حمل کے اخراجات پر اضافی خرچ کرنا پڑا ہے۔ دوران سال خوراک کی امدادی رقم جو کہ بجٹ میں ۰۷ء۵ کروڑ روپے رکھی گئی تھی بڑھا کر ۹۹ء۷ کروڑ روپے کر دی گئی تھی۔

ماسوائے ان بڑی تبدیلیوں کے جن کا میں نے ذکر کیا ہے باقی غیر ترقیاتی بجٹ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ غیر ترقیاتی خرچ پر کڑی نظر رکھی گئی ہے اور ان شاء اللہ آئندہ سال بھی ہم زیادہ سے زیادہ کفایت شعاری سے کام لیں گے۔

اس سال کا سالانہ ترقیاتی پروگرام ۶۶ء۲۹۲ کروڑ روپے کا تھا۔ زراعت اور پانی کے سیکٹروں کو فوقیت دی گئی تھی۔ بیج کی امدادی رقم، کیڑے مار دوائیں، کیمیاوی کھاد اور ٹیوب ویل ان سیکٹروں کی اہم اسکیمیں ہیں۔ دیگر اسکیمیں تجرباتی پلاٹوں، تحقیق و فروٹ نرسریوں کے ذریعے صوبے میں گندم اور فروٹ کی زائد پیداوار ہیں۔ بھاری مشینری کے ذریعے زمین کو قابل کاشت بنانے کو بھی بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ ڈیزل انجن امدادی شرح کی بنیاد پر تقسیم کئے گئے ہیں

اور زیادہ سے زیادہ ٹیوب ویل لگانے اور پانی کی تحقیقات کے لئے کثیر رقم رکھی گئی ہے۔

رواں مالی سال میں حکومت کی پالیسی رہی ہے کہ اہم جاری اسکیموں مثلاً شاہراہ آر۔سی۔ڈی۔ اور لائی ڈیرہ غازی خان روڈ چھوٹی اسکیموں خصوصاً تعلیمی، آب رسانی کی اسکیمیں اور دیہی طبی سہولتیں جن کا براہ راست تعلق عوام کی خوشحالی سے ہے، کی حفاظت کی جائے امسال کرش پروگرام (CRASH PROGRAMME) کے تحت کافی رقم سے صوبے کے متعلقہ پسماندہ علاقوں کی دیکھ بھال ہوتی ہے۔

جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، سالانہ ترقیاتی پروگرام ۲۹،۶۶ کروڑ روپے کا ہے لیکن سال کے دوران ہمیں ۵،۰۶ کروڑ روپے کے مزید عطیات و قرضہ جات وفاقی حکومت سے ملے۔ ۸۵ لاکھ روپے کی رقم صوبائی حکومت کے وفاقی امداد باہمی کے بنک میں شرکت کے حصّے کے طور پر ملی۔ ۴ کروڑ ۱۷ لاکھ روپے زمین ہموار کرنے والی بھاری مشینری کی درآمد کے لئے غیر ملکی پروجیکٹ کے امدادی فنڈ سے ملے۔ ۱ کروڑ ۴ لاکھ روپے مواصلات تعمیرات و آبپاشی و برقیات کے سیلاب سے نقصان زدہ کاموں کی بحالی کے لئے رکھے گئے تھے۔ ۹،۰۶ لاکھ روپے گندم ذخیرہ کرنے کے لئے اضافی پلیٹ فارموں کی تعمیر کے لئے رکھے گئے تھے کینیڈا سے غیر ملکی پروجیکٹ امداد کے طور پر برموں کی درآمد کے لئے ۹۲،۸۷ لاکھ کی اضافی رقم بھی موصول ہوئی تھی ہم صوبائی حکومت کی ضروریات کو ہمدردانہ اور فراخدلانہ طریقہ پر پورا کرنے کے لئے رقوم دینے پر وفاقی حکومت کے شکر گزار ہیں۔

زیر جائزہ سال کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کچھ ردو بدل کیا گیا ہے زیر زمین پانی کی تلاش کے منصوبے کی رقم میں تقریباً ۱۴ لاکھ روپے کا اضافہ کیا گیا تاکہ رواں سال میں جو پروگرام ترتیب دیئے گئے تھے وہ پورے ہو جائیں۔ بلوچستان یونیورسٹی جس کے اخراجات قابل ذکر ہیں کو بھی ۲ لاکھ روپے کی اضافی رقم دی گئی ہے۔ وفاقی حکومت کے کہنے پر صوبائی حکومت نے ایک کروڑ روپے کا مساوی عطیہ سیلاب سے تباہ شدہ کاموں کی بحالی کے لئے دیا ہے۔ برتنگ زئی نقصان روڈ کی رقم ۵۰ لاکھ سے بڑھا کر ایک کروڑ کر دی گئی تھی آخر میں ۲۷،۲۰۳ لاکھ روپے کی رقم تکمیل شدہ کاموں کے سابقہ واجبات کے لئے رکھی گئی تھی۔

جائزہ:

باوجود ہماری مجبوریوں اور کوتاہیوں کے میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے بڑی خوبی سے ۲۶،۲۵ کروڑ روپے کا پروگرام بنایا ہے۔ صوبے کے بڑے رقبے اور ماضی کی ہمہ وقت بے توجہی

کے صوبے ترقی کے آثار ممکن ہے وہ نظر آتے ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ وفاقی حکومت کی اس بھاری امداد سے ہم مستقبل قریب میں مختلف شعبوں مثلاً تعلیم، صحت، زراعت، ٹرانسپورٹ اور آبی ترقی میں سرمایہ کاری کر کے ترقی کے براہ راست اثرات محسوس کریں گے۔

بجٹ ـــــ 78-1977ء

جناب والا!

78-1977ء کے مالی سال کی کل ریونیو آمدن کا تخمینہ ہم نے ۴۹۶٫۰۲ کروڑ روپے لگایا ہے۔ اس رقم میں سے ۱۱۰٫۵۷ کروڑ روپے ہمیں وفاقی ٹیکسوں کی تفویضات میں ہمارے حصے کے طور پر ملے گا۔ اس کے علاوہ ہمیں ۵ کروڑ روپے کا عطیہ ہمارے نسبتاً کم ترقی یافتہ ہونے کی حیثیت میں ملے گا۔ ایکسائز ڈیوٹی اور سوئی گیس پر رائلٹی سے آمدن ۱۷۲٫۴۶ کروڑ روپے تک ہوگی۔ صوبائی ٹیکسوں سے ۲۴٫۲۴ کروڑ روپے حاصل ہوں گے جب کہ صوبے کی غیر ٹیکس آمدن کا تخمینہ ۳۰٫۲۰ کروڑ روپے ہے وفاقی حکومت ۳۴٫۳۴ لاکھ روپے کا مزید عطیہ سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے دے گی ۴۹۶٫۰۲ کروڑ روپے آمدن کی کل رقم تخمینہ لگائی گئی غیر ترقیاتی اخراجات کی کل رقم یعنی ۴۶۷٫۹۶ کروڑ روپے سے کم ہوتی ہے۔ اسی لئے وفاقی حکومت نے فیاضانہ طور پر ۲۳٫۷ کروڑ روپے کا عطیہ دے کر صوبائی حکومت کے خسارے کی کمی کو پورا کرنے کا فیصلہ کیا۔ ۴ – کروڑ روپے کی معمولی سی کمی کو غیر ترقیاتی بجٹ سے بچت کی صورت میں اور اگر ضروری ہوا تو سال کے دوران نئے ٹیکسوں سے پورا کیا جائے گا۔ ہماری آمدن کی قسمیں تقریباً وہی ہیں جو سال رواں میں ہیں ماسوائے اس کے کہ سبزیوں اور پھلوں کی برآمد پر لگایا گیا ٹیکس موقوف کر دیا گیا ہے اور زرعی آمدن ٹیکس کو آمدن کی ایک اضافی مد دکھایا گیا ہے۔ اس نئی پالیسی کے تحت وفاقی حکومت یہ ٹیکس وصول کرے گی اور بعد میں صوبوں کے حوالے کر دے گی۔ ہمیں اس ضمن میں وفاقی حکومت سے ۵۵ لاکھ روپے ملیں گے حکم امتناعی کی وجہ سے صوبائی حکومت نے شراب پر ایکسائز ڈیوٹی کے تخمینے میں تخفیف کر دی ہے۔

جناب والا!

78-1977ء کے غیر ترقیاتی بجٹ میں کل اخراجات کا تخمینہ ۴۶۷٫۹۶ کروڑ روپے ہوگا۔

صوبائی حکومت نے امن و امان قائم رکھنے اور ترقیاتی اسکیموں پر عمل درآمد کرنے کے لئے ایک انتظامی ڈھانچے کی مکمل طور پر تشکیل کرنی ہے اس لئے آئندہ مالی سال کے لئے ہم نے موجودہ عملے میں بہت ہی کم اضافہ کیا ہے۔ تکمیل شدہ ترقیاتی اسکیموں کے نئے اخراجات اور تعمیراتی کاموں کی دیکھ بھال اور مرمت کی رقم کو آئندہ سال کے بجٹ میں شامل کر لیا ہے بجٹ پر خرچ کا سب سے زیادہ بوجھ موجودہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے نظرثانی شدہ اسکیلوں کے سبب پڑا ہے۔

ہم "غیر ترقیاتی بجٹ" کا نام بدلنے کے لئے گزر رہے ہیں۔ یہ فقرہ ترقیاتی کوشش کی ایک مسخ شدہ تصویر پیش کرتا ہے اور ایسے اخراجات کا بجٹ میں شامل کئے جانے کا تاثر دیتا ہے جو فضول اور ترقیاتی اولیات سے بالکل مختلف ہوں۔ غیر ترقیاتی بجٹ ترقیاتی پروگرام سے الگ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ ترقیات کی طرف خرچ کا ایک حصہ ہی تو ہے۔ غیر ترقیاتی بجٹ میں تعلیم، صحت، تعمیرات عامہ، زراعت، صنعت و حرفت وغیرہ وغیرہ سرمایہ کاری کی مد میں ترقیاتی اخراجات کا مسلسل ریونیو جزو ہے۔ اور اس خرچ کا بھی ترقیات کے زمرے میں آنا بہتر ہوگا۔ اسی وسیع مفہوم سے ہم اسے قبول کرتے ہیں۔

غیر ترقیاتی بجٹ میں سب سے زیادہ رقم تعلیم کے لئے ہے اس حکومت کی کوشش رہی ہے کہ صوبے کے تمام طبقوں کے لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے تیزی سے سہولتیں فراہم کی جائیں۔ ہم نے ان مقامات پر اسکول اور کالج کھولے ہیں جہاں چند سال پہلے تک پرائمری اسکول بھی نہ تھے ہمیں احساس ہے کہ تعلیم اس صوبے کے لئے انتہائی اہم ہے اور غربت کے خلاف یہی ہمارا بڑا ہتھیار ہوگا۔ ہم نے تعلیم کے میدان میں زیادہ سہولتیں مہیا کرنے پر دوسرے مطالبات کو التوا میں ڈال دیا ہے۔ کیونکہ یہ موجودہ اور آئندہ نسلوں کی خواہشات کے عین مطابق ہے۔ ہم نے ناخواندگی اور جہالت کے خلاف جہاد کا تہیہ کر لیا ہے۔ آئندہ مالی سال میں ہماری بڑی بڑی نئی اسکیمیں یہ ہوں گی۔

۱:- ادستہ محمد میں انٹر کالج کا درجہ ڈگری کالج تک بڑھانا۔

۲:- موجودہ انٹر کالج پشین میں سائنس کلاسوں کا اجرا۔

۳- آٹھ مڈل اسکولوں کا درجہ ہائی اسکولوں تک بڑھانا۔

۴ - ۲۶ ہائی اسکولوں میں حیاتیات کی لیبارٹریوں کا قیام۔

۵- موجودہ [illegible] پرائمری اسکولوں میں ۸۰ نئے پرائمری اسکولوں کا اضافہ۔

صحت کے شعبہ میں طبی تعلیم کو سب سے زیادہ فوقیت دی گئی ہے۔ بولان میڈیکل کالج کے لئے تمام ضروری عملہ مہیا کر دیا گیا ہے۔ میڈیکل گریجویٹوں کا پہلا جتھا اس کالج سے اکتوبر ۱۹۷۷ء میں نکلے گا۔ صوبے کے لاتعداد اور دور افتادہ مقامات پر دیہی صحت کے مراکز کے ذریعے طبی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ آئندہ مالی سال میں صحت کی امدادی پارٹیوں کی تربیت کی دوران اسکیم کے لئے زیادہ رقم رکھی جائے گی۔

نظم و نسق عمومی اور امن و امان بحال کرنے والی سول فورس کے لئے بہت کم نیا عملہ منظور کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں اخراجات میں خالصتاً اضافہ نظرثانی شدہ قومی تنخواہوں کے اسکیلوں اور زائد اخراجات کے تحت زائد رقومات دینے سے ہوا ہے۔ اس صوبے میں امن و امان کے بارے میں مجھے کچھ نہیں کہنا ہے۔ پرامن فضا اور لوگوں میں سلامتی کا احساس اسکا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سڑکوں اور عمارتوں کی دیکھ بھال اور محکمہ مواصلات و تعمیرات کے عملے کی تنخواہوں کے لئے غیر ترقیاتی بجٹ میں ۵۔۴۱ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ میں سڑکوں اور نقل و حمل کے بارے میں مزید اس وقت کہوں گا جب میں ترقیاتی بجٹ کا ذکر کروں گا۔

عام آدمی کے مسائل حل کرنے کے لئے اور اس بات کے اطمینان کے لئے کہ اسے گندم اور شکر مناسب داموں پر ملے ۱۸۔۹۱ کروڑ کی ایک بڑی قسم خوراک کیلئے امداد کے طور پر آئندہ سال کے بجٹ میں رکھی گئی ہے۔

جناب اسپیکر!

۶ دسمبر ۱۹۷۶ء کی وہ پریس کانفرنس مجھے یاد ہے۔ جب میں نے اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے یہ اعلان کیا تھا کہ ۱۹۷۷ء کا سال صوبے میں ترقی کا سال ہوگا۔ میں یہ تسلیم کرتے ہوئے کوئی عار محسوس نہیں کرتا ہوں کہ میں اپنا یہ وعدہ پورا نہ کر سکا۔ لیکن مجھے یہ یقین ہے کہ ایوان ان داخلی اور خارجی مشکل حالات سے باخبر ہے جن کا ہمیں سامنا تھا۔ میرے منصب کے پہلے تین ماہ الیکشنوں میں گزر گئے اور مارچ ۱۹۷۷ء سے ہم ملکی تاریخ کے بدترین بحران کی گرفت میں ہیں۔ میری حکومت کو ترقیات کے اہم کاموں کی طرف توجہ دینے کی مہلت ہی نہ ملی۔ اور اب جبکہ ہم PNA کے

ساتھ ایک باعزت سمجھوتے کے قریب ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ بحران جلد رفع ہو جائے گا۔ اور میری حکومت تعمیراتی کاموں کی طرف توجہ دے سکے گی۔ مجھے امید ہے بلکہ یقین ہے کہ میں صوبے کے لوگوں سے کئے گئے وعدوں کی ایفائی کے لئے تیار رہوں گا۔

آئندہ مالی سال میں ترقیاتی پروگراموں کی رقم ۲۰۔۴ کروڑ روپے رکھی گئی ہے۔ پروگرام کی جملہ رقم وفاقی حکومت مہیا کرے گی۔

عوامی حکومت نے دسمبر ۱۹۷۱ء میں قائد عوام کی ولولہ انگیز قیادت کے تحت معرض وجود میں آنے پر اس صوبے کی ترقیات کے لئے فیاضانہ طور پر بڑی بڑی رقمیں منظور کی ہیں۔

جناب اسپیکر!

اس جلیل القدر ایوان کے ممبران بخوبی واقف ہیں کہ وزیراعظم اور وفاقی حکومت اس کم ترقی یافتہ صوبے کو کتنی تیزی سے ترقی کرتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ عام آدمی کی فلاح کے لئے عوامی حکومت جو اصلاحات لائی ہے میں انہیں دہرانا نہیں چاہتا کیونکہ اس ایوان کے معزز اراکین ان سے بخوبی واقف ہیں۔ ترقیاتی کاموں کے لئے اس صوبے کو سال بہ سال جو رقوم دی گئی ہیں وہ بہت بھاری ہیں اور اگر ہم اب تک اپنا مقصد حل نہیں کر سکے ہیں تو ہم اس غفلت کے لئے وفاقی حکومت کو قصوروار نہیں ٹھہرا سکتے۔ ہمیں اپنی ناکامیوں پر خود اپنا دل ٹٹولنا چاہیئے۔ کسی پر الزام تراشی کے بغیر آیئے ہم بے تکلفی سے مان لیں اور یہ بہتر ہے کہ سچائی سے کہیں کہ ماضی میں ہم نے ترقی کی رفتار کو اتنا تیز، مؤثر اور بہتر نہیں بنایا جس کی ہم سے توقع کی گئی تھی اور نہ ہی ہم عوام کو متوقع فائدہ دے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر!

آپ اور دیگر اراکین ایوان جن میں سے بعض گزشتہ سال بھی حکومت میں رہ چکے ہیں، جانتے ہیں کہ وزیراعظم عوام پر ترقی کے اثر انداز ہونے کی کتنی خواہش رکھتے ہیں۔ ہماری ترقیاتی سرگرمیوں کے بارے میں وزیراعظم نے کئی ایک موقع پر اپنی بے اطمینانی کا اظہار کیا ہے۔ میں کسی فردِ واحد یا گروہ پر اس ناکامی پر موردِ الزام نہیں ٹھہراتا ہم سب قابلِ مواخذہ ہیں۔ ہم صوبے کے ان غریب لوگوں کی توقعات پر پورے نہیں اترے جو انہوں نے ہم سے وابستہ کی تھیں۔ میں ماننے کے لئے تیار ہوں کہ کچھ قوتوں نے ہماری

کوششوں میں رکاوٹ پیدا کی ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم اپنی ذمہ داریوں سے روگرداں بھی نہیں ہو سکتے ۔ اور نہ ہی اپنی کوتاہیوں کے لئے دوسروں کو موردِ الزام ٹھہرا سکتے ہیں ہم عوام کو اتنا خوش اور مطمئن نہ کر سکے جتنا ہم نے چاہا تھا ۔ ہم اب تک ان کے مسائل کی تہہ کو نہیں پہنچ سکے ۔

جناب اسپیکر!

میں اپنے دل کی گہرائیوں سے محسوس کرتا ہوں کہ ہم نے اب تک عوام کی بنیادی ضروریات معلوم کرنے کی طرف بھی مناسب توجہ نہیں دی ہے ۔ ہم نے بڑے طمطراق اور آرزومندی کے ساتھ منصوبہ بندی کی تھی ۔ لیکن ہم نے ایک عام آدمی کی بنیادی ضروریات کا حقیقتاً پوری طرح اندازہ نہیں لگایا ۔ تاہم ہمیں ماضی کو بھول جانا چاہیئے اور مستقبل کی طرف دیکھنا چاہیئے ۔ اب سے میری حکومت کی یہ پالیسی ہوگی کہ عوام کی بنیادی ضروریات معلوم کی جائیں ۔ اس سے زیادہ کہ بڑی بڑی کاغذی اسکیمیں اور منصوبے بنائے جائیں ۔ ہمیں جاننا چاہیئے کہ عوام کیا چاہتے ہیں ۔ ہمیں یہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ گلی کوچوں میں رہنے والے آدمی کے مسائل کیا ہیں ۔ اور ہل جوتنے والے کے کیا اور اس کے بعد ہی قلیل ترین عرصے میں ہم ، ان کے مسائل جس قدر خوبی سے ہو سکے حل کرنے کا منصوبہ بنائیں وقت اور زمانہ کسی کا انتظار نہیں کرتا ۔ اسی طرح عوام بھی ۔ اس لئے میں ایوان اور کابینہ میں اپنے رفقاء کار سے پُرزور درخواست کروں گا کہ ہم سب شہروں اور دیہاتوں میں پھیل جائیں ، عوام سے ملیں ، عام آدمی سے باتیں کریں ، اور اس کی شہری سہولتوں ، زراعت ، تعلیم ، صحت ، اور معاشرتی بہبود کی ضروریات اور روزمرہ زندگی کے دیگر احوال کا پتہ چلائیں ۔

ہمیں معلوم کرنا ہے کہ عوام کی کم سے کم مجموعی ضروریات کیا ہیں ۔ یہ ایک ایسا فرض ہے جس سے پہلوتہی نہیں ہو سکتی ۔ پروردگار نے ہمیں یہ شرف بخشا ہے ، میں اسے ایک نعمت کہتا ہوں ۔ کیونکہ یہ ایک نعمت ہی تو ہے کہ اگر ہمیں اپنے عوام کی خدمت کا موقع مل جائے اور ہمیں چاہیئے کہ ہم اس سے روگردانی نہ کریں ۔ یہ ہماری اخلاقی ، قانونی اور معاشرتی ذمہ داری ہے کہ ان لوگوں کی خدمت کریں جنہوں نے ہمیں اس معزز ایوان میں اپنے نمائندوں کی حیثیت میں بیٹھنے کے قابل بنایا ہے ۔ ہمیں عوام پر بھرپور اعتماد کے ساتھ اپنے ملک اور صوبے کی خدمت کرنی چاہیئے ۔ اگر بلوچستان خوشحال ہوگا ۔ تو پاکستان

خوشحالی ہوگا۔ بلوچستان کے چہرے پر اطمینان کی ہر مسکراہٹ پاکستان کے چہرے پر خوشی کی مسکراہٹ کے مترادف ہے۔ ہمیں انسانی معیشت کے خلاف بے جگری سے جہاد کرنا چاہئیے۔ ہمیں عزت، عدم مساوات، معاشرتی ناانصافی، بیماری، محرومی، جہالت اور ناخواندگی کے خلاف بھی جہد وجہد کرنی چاہئیے۔

جناب والا!

ہم نے آئندہ مالی سال میں ترقی کے لئے ایسی حکمت عملی مرتب کی ہے۔ جس سے کہ سرمایہ کی رقوم کا زیادہ سے زیادہ استفادہ ہو سکے۔

ابتداء میں زرعی پیداوار کی معاشیات میں اہمیت کے پیش نظر زراعت میں خاص طور پر زرعی آلات و لوازمات میں سرمایہ کاری بڑھادی گئی۔ ۲۷۸.۱۸ لاکھ روپے کی رقم زراعت کے شعبے کے لئے رکھی گئی ہے۔ (تالیاں) ۔ زراعت اور پانی کے شعبے ساتھ ساتھ چلتے ہیں ۸۲.۵۰ لاکھ روپے کی خطیر رقم پانی کے شعبے میں رکھی گئی ہے۔ زیر زمین پانی کے ترقیاتی پروگرام کو جاری رکھا گیا ہے۔ جب کہ چھوٹی آبی اسکیموں کو روپے کی اور جنس کی صورت میں مدد کی رقم کے تحت شامل کیا گیا ہے۔ زیادہ کارکردگی کے لئے ڈیزل انجن اور ٹربائن لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آخر میں زمین کو ہموار و قابل کاشت بنانے اور ٹیوب ویل کی کھدائی کے لئے بھاری مشینوں پر بڑی سرمایہ کاری کی گئی ہے۔ ہمارے صوبے کے وسیع علاقے بنجر پڑے ہیں۔ ہمارے پاس نہ ختم ہونے والا زیر زمین پانی کا ذخیرہ موجود ہے۔ جس کی تلاش کرنی ہے اور اسے استعمال میں لانا ہے۔ ہم اناج، سبزیاں اور ہر قسم کے پھل اگا سکتے ہیں۔ ہمارے جفاکش عوام کو اگر ضروری ساز و سامان اور پانی فراہم کیا جائے تو وہ خشک اور بنجر زمینوں کو لہلہاتے کھیتوں میں بدل سکتے ہیں۔

تمام اہم جاری منصوبوں کو قائم رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ غیر ملکی امدادی منصوبوں کو بھی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح پرائمری تعلیم، صحت کے دیہی پروگراموں، تحفظ نباتات اور دیہی پانی کی فراہمی کے لئے فیاضانہ عطیات دینے کی قومی اقتصادی کونسل کی ہدایات پر عمل کیا گیا ہے۔ آخر میں ہماری کوشش ہے کہ ہنگامی ترقیاتی پروگراموں کے تحت جس کے لئے ۹۱ء۱۰۳ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

صوبے کے زیادہ پسماندہ علاقوں میں بھی ترقیاتی سرگرمیوں کی رفتار قائم رکھی جائے۔ ۱۶۔۷۶۳ لاکھ روپے کی دوسری بڑی رقم ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے شعبوں کے لئے رکھی گئی ہے شاہراہ آر، سی، ڈی اور لورالائی، ڈیرہ غازی خان کے مدوان منصوبے دوبارہ سالانہ ترقیاتی پروگراموں میں شامل کئے گئے ہیں۔

جناب والا! اس تقریر میں کل ترقیاتی پروگرام کی تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں۔ ہر شعبے میں لاتعداد اسکیمیں ہیں۔ لیکن میں آپ کو اور ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس مرتبہ ہر اسکیم پر اچھی طرح غور و خوض کیا گیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ ان پر عوام کے بہترین مفاد میں عمل کیا جائے گا۔

جناب والا!

میں وفاقی حکومت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جس نے صوبائی پروگراموں کے لئے لاتعداد عطیات دیئے ہیں۔ لیکن صوبائی ترقیات کی پوری تصویر سامنے نہیں آتی جب تک یہ واضح نہ کیا جائے کہ وفاقی حکومت اور اسکے اداروں نے بھی صوبے میں حوصلہ افزا پروگرام شروع کر دیئے ہیں۔ سیال (LIQUIFIED) پٹرولیم گیس کا منصوبہ، یوٹنگ سروس کا آغاز، ٹیلی ویژن اسٹیشن کا قیام، گدو سے ۱۳۲ کلوواٹ لائن کی توسیع اور دیگر وفاقی منصوبے وفاقی حکومت کی توجہ اور امداد کے بغیر کبھی معرض وجود میں نہ آتے۔ آئندہ کے لئے بھی وفاقی اداروں نے اس صوبے کے لئے کپڑے کے کارخانے اور سیمنٹ فیکٹری جیسے پیداواری منصوبے بنانے کا پروگرام بنایا ہے۔

عوام نے ہم پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ ہمیں ان کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچانی ہے اور آنے والی نسل سے یہ نہیں کہلانا ہے کہ ہم نے انہیں مایوس کیا ہے اور نہ ہی انہیں ہم کو ملامت کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے جب کہ وہ تاریخ کے اوراق پڑھ کر معلوم کریں گے کہ انکے بزرگوں نے اپنا وقت، اپنی محنت اور پسینے کی کمائی بغض و عناد، سازشوں اور فتنہ انگیزیوں پر ضائع کر دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں اس معزز ایوان میں بیٹھے رفقائے

کار سے پُر زور درخواست کروں گا۔ کہ آپس کے اختلافات ختم کر دیں اور عام آدمی کی حالت بہتر بنانے کی جدوجہد میں متحد ہو جائیں عام آدمی جن توقعات سے ہماری طرف رہنمائی کے لئے دیکھ رہا ہے اب میں اس مرحلے پر قائد اعظم کے زریں اقوال «اتحاد، یقین محکم اور تنظیم»، دہراتا ہوں جس کے ذریعے انہوں نے پاکستان حاصل کیا۔ یہی اقوال ہمیں اپنا مقصد حاصل کرنے میں بھی مددگار ہوں گے۔

جیسا کہ میں نے اپنی تقریر میں پہلے کہا ہے کہ میری حکومت کی پالیسی یہ ہوگی کہ عام آدمی کی کم سے کم ضروریات معلوم کی جائیں اور انہیں اس طرح سے پورا کیا جائے کہ عوام اطمینان محسوس کریں۔ میری حکومت کی پالیسی یہ بھی ہوگی، کہ تمام وسائل کو بروئے کار لایا جائے گا۔ تاکہ عوام کے حالات بہتر بنائے جائیں اور بلوچستان کو صحیح ترقی کی راہ پر ڈال دیا جائے۔ میری حکومت کی کوشش یہ بھی ہوگی کہ وہ اس بات کا اہتمام کرے کہ ایک پائی ضائع نہ ہونے پائے۔ اور صوبے کو ملنے والی رقم با مقصد طور پر خرچ کی جائے۔ میری حکومت فنڈز کے خرد برد، بد دیانتی اور نا اہلی کو جو ہماری قومی جڑیں کھوکھلی کر رہی ہیں۔ ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ میں یہ اعلان اس ایوان میں برسرِ عام کرنا چاہتا ہوں کہ میری حکومت سفارش، کنبہ پروری اور بد دیانتی کو پاس نہ پھٹکنے دے گی۔ آیئے ہم اس صوبے کی سرزمین کے سچے فرزندوں کی طرح اور محب وطن شہریوں کی طرح خدمت کریں۔ اسی میں ہماری نجات ہے ہم یہاں «پدرم سلطان بود»، کی حیثیت سے نہیں آئے۔ ہم تو عوام کی مرضی سے تحت آئے ہیں۔ اور اسی جذبے کے تحت میں اپنے رفقا سے درخواست کروں گا کہ صوبے کے لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے آگے بڑھیں اور حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں۔ تاکہ ان لاتعداد عوامی حلقوں کی جنہوں نے ہمیں ذمہ داریاں سونپی ہیں حالت سدھاری جائے۔

جناب اسپیکر!

میں نے جو کچھ کہا ہے محض خیالی دنیا سے تعلق نہیں رکھتا۔ نہ ہی ہمارے مقاصد ناقابلِ عمل ہیں ہم چاند پر ہاتھ ڈالنا نہیں چاہتے۔ لیکن ہم قوت ارادی اور نیک نیتی سے اپنے مقاصد ضرور حاصل کر سکتے ہیں۔ پس ہمیں عوام کے ساتھ ہونا ہے اور ہمارے دل ان کی امیدوں، توقعات

اور خواہشات کے ساتھ دھڑکنے چاہییں ۔

جناب اسپیکر!

میں دل برداشتہ اور ناامید نہیں ہوں مجھے یقین ہے کہ اس عظیم مقصد میں پارٹی تعلقات سے بالاتر ہو کر تمام ارکان ایوان کی مکمل حمایت حاصل ہوگی ۔

جناب والا!

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ملک کے موجودہ جانکاہ بحران سے ہونے والے نقصانات سے قدرے محفوظ رہے ہیں ہمیں اس احسان کے لئے اللہ تعالٰے کے حضور سربسجود ہونا - ملک کے دوسرے حصوں کے برعکس ہم اس تباہ کن کشمکش میں مبتلا نہ ہوئے اور ہمارے نقصانات نسبتاً کم ہوئے ۔ اگرچہ اس عمومی ابتلا میں ہم بھی برابر کے شریک ہیں ۔

جناب والا!

ہمارا راستہ صاف ہے ہماری نگاہ گہری اور وسیع ہے اور ہم اپنے مقاصد حاصل کرنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں ۔ آیئے ثابت قدمی اور عزم صمیم کے ساتھ عوام کی خدمت کے لئے آگے بڑھیں اور اس وقت تک چلتے ہی رہیں ۔ جب تک صوبے کے عوام کی زندگی کا معیار مطلوبہ سطح تک بلند کرنے کا مقصد حاصل نہ ہو جائے

انشاء اللہ ہم ضرور کامیاب ہوں گے ۔

میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔

بجٹ برائے سال ۷۷-۱۹۷۶ء پیش ہوا اب ضمنی بجٹ برائے سال ۷۶-۱۹۷۵ء پیش کیا جائے ۔

ضمنی بجٹ ۷۷-۱۹۷۶ء

وزیر اعلیٰ۔

جناب عالی!

۳۱ دسمبر ۱۹۷۵ء کے صدارتی اعلان کے مطابق ۷۷-۱۹۷۶ء کا بجٹ نیشنل اسمبلی میں ۲۸ جون ۱۹۷۶ء کو برائے منظوری پیش کیا گیا تھا۔ اُس وقت سے ابتک کئی واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ ترقی پذیر ریاست کے کام اسقدر پیچیدہ ہوتے ہیں۔ کہ بجٹ میں شامل کرنے کیلئے اخراجات کا صحیح تخمینہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ سالِ رواں میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے بہت سے فیصلے کئے تھے۔ ان فیصلوں کے نتیجہ میں بہت سے اخراجات منظور شدہ تخمینہ سے بڑھ گئے۔ اسلئے یہ ضروری ہے کہ ایک ضمنی بجٹ اس معزز ایوان میں برائے غور و خوض اور منظوری پیش ہو۔

جناب والا!

میں ہندرہ مطالبات زر کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ کیونکہ ان مطالبات کی وجوہات پہلے ہی ضمنی بجٹ کے گوشواروں میں درج کر دی گئی ہیں۔ اتنا کہنا ہی کافی ہو گا کہ ضمنی گرانٹ کے مطالبے کی کل رقم گیارہ کروڑ، پینسٹھ لاکھ، ایک ہزار نوسو بارہ روپے (11,65,01,912 روپے) ہے۔ جسمیں چار کروڑ، آٹھ لاکھ پینتیس ہزار، پانچسو اسی روپے (4,08,35,580 روپے) REVENUE ریونیو اخراجات کی مد میں غیر ترقیاتی و ترقیاتی اخراجات کیلئے ہیں۔ اور سات کروڑ چھپن لاکھ، سرسٹھ ہزار، تین سو بتیس روپے (7,56,67,332 روپے) CAPITAL سرمایہ کاری کی مد میں ترقیاتی اخراجات کے لئے ہیں۔

جناب والا!

اب میں ضمنی بجٹ کا گوشوارہ برائے منظوری پیش کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ ضمنی بجٹ برائے سال ۱۹۷۷-۷۶ء کا گوشوارہ پیش ہو چکا ہے۔
چونکہ اسمبلی کے سامنے مزید کارروائی باقی نہیں ہے لہٰذا اجلاس کل صبح دس بجے تک
ملتوی کیا جاتا ہے۔

(گیارہ بجکر بیس منٹ پر ایوان کا اجلاس جمعۃ المبارک مورخہ ۱۷ر جون ۱۹۷۷ء
صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)